لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

دبدبۂ سکندری

مدیر فضل حسن صابری

نائب مدیر صابر حسن قادری

آغاز اشاعت [illegible]

بفیض روحانی تاج الصلحا رئیس الفقرا حضرت مولانا شاہ فاروق حسن صاحب صابری چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

علم ونیش زایمور سکندر و دارا و زد | ترک سپہر بد روش بستہ کمر بہ یاری

انگشت زخم طبع مہر چہر لگسسر و نقش زیادہ تر | شہرہ شہرۂ دہر گردد بعجب اقبال قیصری

دال باین وقائع است معرکۂ زندگی | صولت شاہ باخبر و دبدبہ سکندری

اشتہار ضوابط اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

بفضل خالق کون و مکان و بفیض حضرت خاتم پیغمبران صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ ہفتہ وار اخبار ہر دوشنبہ کو ۵ سال سے ریاست رامپور (ملک روہیلکھنڈ) میں اشاعت پذیر ہوتا ہے جس میں اول اقوال بزرگان دین و مقتضی وقت ہر نامہ نگاران کے مراسلات اور بعد میں ہندوستان و گورنمنٹ و نیز ریاستہائے اضلاع، پھر انگریزی اخبارات کے عجیب نتیجے اور تازہ خبریں شائع ہوتی ہیں۔

(۲) قیمت اسکی چار درجات پر منقسم ہے: (۱) جملہ والیان ریاست و عمائدین سلطنت (۲) جماعت مرفہ سالانہ (ب) اوسط طبقہ سالانہ پیشگی ؏ [illegible] اور شاہقین سے سالانہ پیشگی [illegible] (د) حضرات سادات کرام و فقرائے عظام و طلبہ کو خاص رعایت دی جاتی ہے۔

(۳) یہ اخبار بغیر قیمت وصول ہوئے [illegible] ہر ایک صاحب کے نام [illegible] روانہ نہیں کیا جاتا [illegible]

[illegible]

مالک محمد فضل حسن خان صابری فاروقی [illegible]

(۵) [illegible]

[illegible]

نرخنامہ اشتہارات تجارتی اخبار دبدبۂ سکندری رامپور

مدت طبع	چہارم کالم	نصف کالم	ایک کالم	پورا صفحہ
ایک ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
تین ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چھ ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ایک سال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

شعر و سخن

کلام بلاغت نظام حضرت ابو سلیم مولانا مولوی سید شاہ محمد علیم صاحب الہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

عطیۂ خاص

حضرت جناب محترم مولانا مولوی حافظ سید منظور احمد صاحب قبلہ حنفی قادری تحصیلدار کاسیور علاقہ ریاست رامپور دام برکاتہم

جان آفرین کے دلربا نام خدا یہ ہی تو ہین
محبوب خاص کبریا صلِّ علیٰ یہ ہی تو ہین

دل میں ہیں جو مانند جان آنکھوں میں جو مثل نظر
وہ دیدہ و دل جان جان مدعا یہ ہی تو ہین

قائم ہے جنکی ذات سے سبع زمین چرخ بریں
وہ خواجۂ ہر دو سرا شمس الہدیٰ یہ ہی تو ہین

پیرو ہیں جنکے انبیا سب اصفیا سب اولیا
سلطان دین شاہ رسل وہ مصطفیٰ یہ ہی تو ہین

جنکا فروغ حسن ہے درخشندہ مین سو مثل نجم
وہ نیر برج شمس الضحیٰ نور خدا یہ ہی تو ہین

نور وجود عالم ازل طور تجلی حسن کل
وہ مطلع بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ یہ ہی تو ہین

اعجاز ہیں جنکے سخن جیتے ہیں جنکے دم سے ہم
وہ عیسیٰ شیرین دہن معجز نما یہ ہی تو ہین

شمس و قمر کی آنکھ بھی پڑتی ہے جنپر رات دن
اسلئے نظر وہ خوش لقا یہ ہی تو ہین

رہتی ہیں مائل ہر گھڑی ابروئے زیبا کی طرف
آنکھوں کی میری پتلیاں قبلہ نما یہ ہی تو ہین

دامان رحمت با رہا خود بڑھگیا جن کے لئے
صلِّ علیٰ نام خدا وہ ناخدا یہ ہی تو ہین

ہاں اے علیم روسیہ کر فکر عفو جرم کی
وہ شافع روز جزا نام خدا یہ ہی تو ہین

غزل

نعتیہ برطرح معراج نمبر از نتائج افکار گوہر بار حضرت سید قاسم علی صاحب بیخود رامپوری دام الطافہ

لکھتا ہوں جب شوق سے مدح رسول اللہ کی	آنکھوں میں پھر جاتی ہے صورت رسول اللہ کی
گوشوں میں جب بیٹھے اور کرے سب پال ہوا	نبض دیکھی ہے زبان نوبت رسول اللہ کی
دور کیوں جاتے ہو آنکھوں کو بند کر کے دیکھ لو	خود قرآن پاک میں عزت رسول اللہ کی
بیخود آتش نیا زاب ارمان کی نکلیں گے	باقی ہے بس آرزو فقط حسرت رسول اللہ کی
کیا ہوا گر ہو پہنچ چرخ چہارم پر مسیح	عرش سا حق نے دی مسند رفعت رسول اللہ کی
اسکو کیا درجہ چڑھ کر ہو وادی گر کا	دل میں جو لیجائیگا الفت رسول اللہ کی

جائے یہ جنت فردوس میں بیکل تجھ فرط خوشی
شوق میں بڑھتا ہوا رحمت رسول اللہ کی

غزل

نعتیہ از خامۂ بلاغت نگار مولانا مولوی محمد عبد الرزاق صاحب صابری چشتی قادری تخلص بہار احمد آبادی ارشد گردستان الہند جناب محمود اختر صاحب رضوان مراد آبادی ہیڈ ماسٹر جیلر ساکن احمد آباد (یہ غزل معراج نمبر کے لئے بھیجی گئی تھی لیکن دیر سے وصول ہونے کے باعث درج نہو سکی)

حاضر عرش بریں ہیں محبوب خدا آج کی رات	شب معراج ہے کیا صلِّ علیٰ آج کی رات
سنکے جبریل سے فرمان خدا آج کی رات	فرش سے عرش پہ محبوب گیا آج کی رات
مرتبہ صلِّ علیٰ کیا انکا بڑھا آج کی رات	حق ہے ملک کو شۂ معراج ہوا آج کی رات
انکو جا آپ نے اللہ تعالیٰ سے ہو کی	ہر دعا ہو گئی مقبول خدا آج کی رات
مرحبا صلِّ علیٰ انکو مبارک معراج	گلشن خلد میں جو ہو گئے سیر آج کی رات
تحفہ ہوتے ہیں فرشتے سب ہوئے یقین نور حق میں	اللہ اللہ تری اوج و علا آج کی رات
بخشش امت عاصی کا خدا سے ہم نے	یا رسول عربی قول لیا آج کی رات
مرحبا فخر رسل شافع امت شہ دین	جا رہا ہے یہ آتی تھی صدا آج کی رات
انکے انوار سے پر نور ہیں دونوں عالم	تھی خدائی میں عجب جلوہ فزا آج کی رات
کیوں نہ عرش بریں کے سجدہ ہو دل جانم	تم کو اللہ نے محبوب کہا آج کی رات

اک مضمون تھا خوب شگفتہ ہیں بہت
گلشن بزم میں ہے اور فضا آج کی رات

غزل راز مرحوم

از نتائج افکار جناب منشی امتیاز احمد خان صاحب عرف پیارے خان صاحب راز رامپوری مرحوم و مغفور شاگرد و داماد حضرت البشیر و نذیر جناب آسیر مینائی علیہ الرحمۃ

دیکھیا انکو کہیں الفت کا تری راز نہو	اس طرح تو اس سے وہ تکو کہ آواز نہو
ہم کسی حال میں مجبور نہیں ایسا ہو	ہوش اُڑ جاتے ہیں اگر جاتے پر دہ ناز نہو
اس پرستے کی حقیقت کوئی ہم سے پوچھے	شمع ہو سامنے لیکن پر پروانہ نہو
شور سے لوگ کہاں رجب ہے یہ ساقی	شیشۂ ساغر سے جو گر اسے تو آواز نہو

راز کے نام سے نفرت ہے تو لازم ہے تجھے
الفت غیر کا بھی دل میں ترے راز نہو

ضرورت ہے کہ آپ براہ کرم اخبار دبدبۂ سکندری کی بقایا جلد سے جلد دفتر کو ارسال فرما کر اپنی علم دوستی کا ثبوت دیں اور اسکو مرسلہ وی پی وصول فرما کر شکریہ کا موقع دیں (منیجر)

بو الخبیر

دبدبۂ سکندری رامپور

یوم مبارک دوشنبہ

شعبان المعظم ۱۳۴۱ہجری مطابق ۳۰ جنوری ۱۹۲۳ء

صابر پاک علیہ الرحمتہ کے دلچسپ و بابرکت تاریخی حالات

حضرت مخدوم علی احمد صابر قدس سرہٗ صحیح النسب سادات عظام میں سے ہیں آپ حضرت پیران پیر غوث الاعظم محی الدین عبدالقادر جیلانی کی اولاد امجاد میں سے ہیں اور حضرت بابا فرید گنج شکر کے آپ بھانجے تھے سلسلہ نسب حسب ذیل ہے حضرت علاء الدین علی احمد صابر بن سید شاہ عبدالرحیم صاحب بن سید عبدالسلام بن سید سیف الدین بن عالیجناب سید عبدالوہاب بن غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ۔

حضرت علی احمد صابر کی ولادت باسعادت ۵۹۲ھ ہجری پنجشنبہ کی شب کو تہجد کے وقت ہوئی۔

حضرت مخدوم صاحب کی نسبت بیان کیا گیا ہے کہ آپ مادرزاد ولی تھے اور طفلی ہی میں خوارق و کرامات کا آپ سے ظہور ہوا اور صبر و قناعت کے آثار بھی بچپن ہی سے ہویدا ہوگئے تھے۔ آپ کے سر سے والد ماجد کا سایہ عاطفت ۵۹۸ھ میں اٹھ گیا اور آپ یتیم ہوگئے تو ابتدائی تربیت و تعلیم کے بعد جو والدہ ماجدہ کی نگرانی میں ہوئی ہوگی آپ حضرت بابا صاحب کے سایہ عاطفت و شفقت میں آگئے اور بابا صاحب ہی کی نگرانی میں تعلیم و تربیت حاصل کرتے رہے اور ۱۷ سال کی عمر میں حضرت بابا صاحب سے بیعت طریقت کی اس عرصہ میں خدمت شیخ میں اور حصول علم میں مشغول رہے جیسا کہ اوپر لکھا جاچکا ہے حضرت کی ولادت ۵۹۲ھ میں ہوئی۔ اور ۶۰۹ھ میں بماہ محرم الحرام کو پنجشنبہ کے دن نماز اشراق کے بعد بابا صاحب کے دست حق پرست پر بیعت ہوئے۔

ریاضات و مجاہدات

بیعت ہونے کے بعد آپ نے نہایت مرتاضانہ زندگی گذارنا شروع کی اور سخت ترین ریاضت و مجاہدات میں مشغول ہوئے چنانچہ منقول ہے کہ بیعت ہونے کے بعد جس حجرہ میں آپ رہتے تھے اس سے دو سال تک باہر قدم نہیں نکالا اور شب و روز ذکر و شغل اور ریاضت و مجاہدہ میں مشغول رہتے تھے وہ حجرہ پاکپٹن شریف میں ابتک موجود ہے اور اس میں معمولی آدمی نہیں رہ سکتے۔

خرقہ و سند خلافت

جب تمام مدارج آپ نے طے کر لئے تو حضرت بابا صاحب نے خرقہ اور سند خلافت دیکر بجانب دہلی روانہ فرمایا چونکہ حضرت بابا صاحب کی مہر شیخ جمال الدین ہانسوی کے پاس رہتی تھی جو حضرت بابا صاحب کے خلیفہ اولین تھے اور قاعدہ تھا کہ سند خلافت عطا کرنے کے بعد جسکو آپ سند دیتے تھے وہ شیخ جمال الدین ہانسوی کی خدمت میں آکر مہر کراتا تھا اس لئے حضرت مخدوم صابر بھی مہر ثبت کرانے کے لئے ہانسی وارد ہوئے شام کا وقت تھا اور رات ہو چکی تھی آپ نے دستخط کے لئے خلافت نامہ پیش کیا شیخ جمال نے فرمایا کہ اسوقت روشنی نہیں ہے صبح کو دستخط کرا لینا آپ نے انگلی کھڑی کر دی جو شمع کی طرح روشن ہو گئی اور فرمایا کہ اس روشنی میں دستخط فرما دیجئے حضرت شیخ کو یہ بات ناگوار گذری اور برہم ہو کر آپ نے وہ خلافت نامہ چاک کر ڈالا۔ اس واقعہ کے بعد دو روایتیں منقول ہیں ایک یہ کہ حضرت صابر رحمتہ اللہ علیہ کو بھی جلال آگیا اور آپ نے فرمایا کہ تم نے میری سند خلافت چاک کر دی اور میں نے تمہارے سلسلہ کو قطع کر دیا چنانچہ حضرت شیخ جمال الدین ہانسوی کا سلسلہ عرصہ تک نہیں چلا اور عرصہ کے بعد حضرت شیخ احمد عبدالحق کی دعا سے جو صابری سلسلہ کے اعاظم مشائخ و کبار اولیا میں سے تھے پھر سلسلہ جاری ہوا۔ چنانچہ جب حضرت بابا صاحب کو اسکی اطلاع ہوئی تو سخت اضطراب سے دریافت فرمایا کہ از ابتداء یا از انتہا یعنی ان کے سلسلہ کا انقطاع شروع سے کیا یا آخر سے اور جب معلوم ہوا کہ آخر سے کیا تب آپکو تسکین ہوئی ورنہ آپکو اندیشہ پیدا ہو گیا تھا کہ کہیں میرا سلسلہ منقطع نہ ہو گیا ہو۔

دوسری روایت یہ ہے کہ جب حضرت بابا صاحب کو اطلاع ہوئی کہ حضرت صابر کی سند خلافت شیخ جمال الدین ہانسوی نے منقطع کر دی تو آپ نے فرمایا "پارہ کردہ جمال را فرید نتواں دوخت" مگر اس روایت کا ضعف اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت صابر کا سلسلہ نہ صرف جاری ہے بلکہ اس وقت صابری و نظامی دو ہی سلسلہ خاندان چشتیہ کے تمام ہندوستان میں دائر و سائر ہیں۔

صابر کی وجہ تسمیہ۔ حضرت کا اسم مبارک علی احمد لقب

علاء الدین اور صابر حضرت بابا فرید کا عطا کردہ خطاب تھا اسکی وجہ تسمیہ یہ بیان کی گئی ہے کہ آپ بجد صابر و شاکر اور قانع تھے جس وقت حضرت مخدوم صابر کی والدہ ماجدہ یعنی بابا صاحب کی بہن نے آپ کو بابا صاحب کے سپرد کیا تو کچھ عرصہ کے بعد بابا صاحب نے لنگر خانہ کی تقسیم آپ کے سپرد کر دی آپ اس خدمت پر عرصہ تک مامور رہے اور اس خدمت کو انجام دیتے رہے مگر لنگر خانہ سے خود کبھی ایک لقمہ روٹی کا بھی تناول نہیں فرمایا غالباً جنگلی درختوں کے پھلوں پر گذارہ کرتے رہے اسی کی وجہ سے آپ بہت نحیف و نزار اور کمزور ہو گئے ایک عرصہ کے بعد جب حضرت صابر کی والدہ ماجدہ نے دیکھا تو فرط محبت سے آپ کو اپنے بھائی بابا صاحب سے شکایت پیدا ہوئی کہ میرے لڑکے کی طرف سے اسقدر بے پروائی برتی کہ وہ سوکھ کر کانٹا ہو گئے آپنے اس کی شکایت بابا صاحب سے کی بابا صاحب نے فرمایا کہ میں نے اس کو لنگر خانہ کا مہتمم کر دیا تھا جس قدر چاہتا کھا پی سکتا تھا۔ حضرت مخدوم صابر کو بلایا گیا اور دریافت کیا گیا کہ تمہارے سپرد تو لنگر خانہ تھا پھر تم اس قدر دبلے کیوں ہو گئے آپ نے جواب دیا کہ آپ نے لنگر خانہ کی تقسیم میرے سپرد فرمائی تھی مجھے اس میں سے کھانے کی اجازت نہیں دی تھی اس لئے میں سب تقسیم کر دیا کرتا تھا خود کبھی اس میں سے نہیں کھایا اس وقت بیساختہ حضرت بابا صاحب کی زبان مبارک سے آپ کے لئے صابر کا لفظ نکل گیا چنانچہ آجتک اسی خطاب سے زیادہ تر حضرت مشہور و معروف ہیں اور آپ کا سلسلہ بھی صابری کہلاتا ہے اس واقعہ کے علاوہ بھی فی الواقع آپ حد درجہ کے قانع و صابر واقع ہوئے تھے بابا صاحب کے پاس سے آنے اور کلیر میں قیام فرمانے کے بعد بھی آپ نے نہایت قانعانہ اور صابرانہ زندگی بسر فرمائی چنانچہ کلیر میں بھی آپ کی غذا معمولاً ابلے ہوئے بے نمک کے گولر ہوتے تھے۔

بہر حال حضرت بابا صاحب کے حکم سے مخدوم صابر قدس سرہ کلیر شریف تشریف لائے کلیر میں آپ کا نزول اجلال ۱۵۔ ذیحجہ سنہ [illegible]ھ میں ہوا۔ کلیر میں تشریف آوری کے مفصل حالات سیر الاقطاب میں بالتفصیل مذکور ہیں وہاں کے لوگوں نے آپکا انکار کیا اور گستاخی سے پیش آئے اور چونکہ آپ کی نسبت میں جلالی تھی اس لئے جلال زیادہ تھا اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ اہالیان کلیر عذاب الٰہی میں مبتلا ہوئے۔

(باقی آئندہ)

مندر کی دیوار پر کلمہ طیبہ

معزز معارف کا بیان ہے کہ ترچناپلی ان علاقہ سے ہندوؤں کا ایک نہایت مقدس مقام ہے ارکاٹ کی اسلامی حکومت کا دوسرا پایۂ تخت یہ شہر ہی تھا، سامنے پہاڑی پر قدیم مندر بھی ہے، مگر اس سے بھی زیادہ عظیم الشان اور پرانا یادگار مندر کاویری ندی کے پار ہے، شہر کے پاس ہی دو ندیاں آکر ملتی ہیں۔ اور ان دونوں کے تقاطع سے بیچ میں ایک چھوٹے سے ایک جزیرہ کی صورت بنگئی ہے اس جزیرہ میں ایک نہایت قدیم مندر بنا ہوا ہے اول چاروں طرف قلعہ کی طرح جیسی سنگی بلند اور مضبوط دیواریں ہیں جن میں چاروں رخ پر چار دروازے ہیں۔ پھر اسیطرح ان دیواروں کے بعد پے در پے ایسی ہی قلعہ نما اور مضبوط سات دیواریں ہیں۔ پہلے دروازہ کے بالمقابل ساتوں دیواروں میں دروازے ہیں ہر دروازے کے سامنے ایک سڑک نکلی ہے۔ اسی طرح مندر کے گرد چار سڑکیں ہیں اور ہر سڑک کے دو رویہ بازار ہیں۔ یہ تمام دروازے اور عمارتیں سنگ تراشی اور بت تراشی کے اعلیٰ نمونے ہیں۔ پتھروں کو کاٹ کاٹ کر اس کے بت اور اصنام کے مختلف مناظر بنائے ہیں بیچ میں اصل مندر ہے۔ جس میں کرشنا دیوتا کا بت ہے اور اس کے اوپر سونے کی چھتری اور کلس ہے۔ اور اسکے ایک طرف جاتریوں اور میلوں کے لئے ایک وسیع سائبان ہے جو کئی سو ستون پر قائم ہے۔ سورج دیوتا کی ایک پہاڑ کی طرح گاڑی ہے جو میلے کے موقع پر نکالی جاتی ہے اور ہزاروں آدمی ملکر اسکو کھینچتے ہیں۔

لیکن ان تمام عجائبات سے زیادہ عجیب یہ ہے کہ اس کی سب سے پہلی دیوار کے پشت پر ایک گوشہ میں جڑے ایک گز اونچائی پر اسی دیوار کے پتھر میں نہایت جلی قلم سے بخط نسخ (عربی) لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے پجاریوں نے اس کو بھی ایک بت بنالیا ہے اس پر ایک چھوٹی سی کھڑکی لگائی ہے اور اس کتبہ پر شاید مدت دراز سے تیل یا گھی اور سیندور لگاتے ہیں جس سے لا الٰہ الا اللہ کے حروف مٹنے کے قریب ہیں۔ اور محمد رسول اللہ کے حروف پوری شان سے قائم ہیں کہا جاتا ہے کہ صوفی درویش یہاں آکر بیٹھ گئے تھے اور بعض کہتے ہیں کہ وہ اس دیوار کے نیچے مدفون ہیں اور یہ انکی کرامت ہے۔

دار الریاستہ مصطفٰے آباد عرف رامپور

اعلیحضرت بندگان عالی خلد اللہ ملکہ کا سفر لکھنؤ

اور

قیام لکھنؤ کے دلچسپ مختصر حالات

اعلیحضرت حضور پُر نور دام اقبالہم و ملکہم ہز اکسلنسی حضور نواب سر ولیم میرس بہادر بالقابہم گورنر صوبجات متحدہ سے وداعی ملاقات اور ہز اکسلنسی حضور نواب سر ہارکورٹ بٹلر بہادر بالقابہم جدید گورنر صوبجات یوپی کے واسطے لکھنؤ پر خیر مقدم اور ملاقات فرمانے کے لیے ۲۱ جنوری ۱۹۲۵ء یوم پنجشنبہ کو دن کے گیارہ بجے بذریعہ اسپیشل ٹرین معہ عالیجناب حضور پُر نور مرشدزادہ آفاق نواب سید رضا علیخان صاحب بہادر ولیعہد دام اقبالہم و ان کے بھائیوں اور مختصر خدم و حشم کے تشریف فرمائے لکھنؤ ہوئے۔ دن کے بارہ بجے اسپیشل بریلی ہوتی ہوئی وہاں صاحب پولیٹیکل ایجنٹ بہادر کی کوٹھی پر لنچ ہوا اور مسٹر و مسز اسٹیفنس صاحب نے بمعیت اعلیحضرت بندگان حضور پُر نور دام اقبالہم و ملکہم نے اوسی روز رات کے آٹھ بجے لکھنؤ نزول اجلال فرمایا۔ اور تا قیام لکھنؤ اپنے اسپیشل ہی میں قیام فرمایا۔

علاوہ مقصد بالا کے اعلیحضرت بندگان عالی کو مدرستہ الواعظین لکھنؤ کے شاندار اٹھارھوین تبلیغی اجلاس کی صدارت کے لیے منجانب اراکین مدرسہ دعوت دی گئی تھی جو اعلیحضرت نے اپنے اخلاق کریمانہ سے منظور فرمالی تھی لیکن ۲۴ جنوری کو اعلیحضرت بندگان عالی جو جدید گورنر صاحب بہادر بالقابہم کو خیر مقدم کرنے اور سابق گورنر صاحب بہادر بالقابہم کی وداعی رسم ادا کرنے نیز دوسرے ضروری اسٹیشن پر دیگر مصروفیتوں کے مدرسۃ الواعظین کے افتتاح جلسہ کے لیے وقت نہ نکال سکے اور اپنے قائم مقام کی حیثیت سے عالیجناب مرشدزادہ آفاق حضور پُر نور نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم کو افتتاح جلسہ کے لیے بھیجدیا۔ چنانچہ جلسہ گاہ میں رونق افروزی اور صدارت پر افتتاح ہوا۔ اسی روز شام کو پانچ بجے ہز اکسلنسی سر ولیم میرس بہادر بالقابہم کی تعلقہ داران اودھ کی جانب سے قیصر باغ میں جو نہایت شاندار گارڈن پارٹی دی گئی اوس میں حضور مرشدزادہ آفاق نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم نے شرکت فرمائی۔

۱۵ جنوری کو سہ پہر کے ۴ بجے کے قریب بنفس نفیس اعلیحضرت بندگان عالی دام ملکہم معہ حضور پُر نور مرشدزادہ آفاق حضور نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم اور اون کے بھائیوں اور خاص خاص ہمراہیوں کے مدرسۃ الواعظین میں رونق افروز ہوئے مجلس انتظامیہ کے ممبر اراکین اور دیگر معزز عمائدین مقدمی نے اعلیحضرت کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا اور جب گاہ میں داخل ہوئے تو تمام حاضرین سروقد تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے پہلے مجلس منتظمہ کی طرف سے خوشنما طلائی ہار اعلیحضرت بندگانعالی خلد اللہ ملکہ اور حضور پُر نور مرشدزادہ آفاق نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم اور اونکے بھائیوں کے گلے میں ڈالے گئے۔ اسکے بعد عالیجناب راجہ سید احمد مہدی صاحب تعلقہ دار و رئیس اعظم پیر پور صدر مجلس انتظامیہ نے ایک مختصر اور تابناک تقریر میں اعلیحضرت بندگانعالی خلد اللہ ملکہ کے صدارت جلسہ کی تحریک پیش فرمائی اور ریاست العالیہ رامپور کے علمی احسانات و دینی خدمات اور بنفس نفیس حضور عالی دام اقبالہم کے اوصاف حمیدہ اور قدر دانی علوم و فنون اور مذہبی شغف کا حوالہ دیتے ہوئے اس امر کو نہایت مبارک فال قرار دیا کہ اعلیحضرت بندگانعالی ایسے پایہ کے عالی مرتبت و ذی اقتدار حکمران تعلیم دینیات و اشاعت اسلام کی عملی طور پر سرپرستی فرما رہے ہیں۔ تحریک صدارت کی تائید کے بعد اعلیحضرت بندگانعالی "صلوٰۃ و مرحبا" کے نعروں میں مقام صدارت پر متمکن ہوئے۔ اور اپنا حسب ذیل پُر مغز خطبۂ صدارت ارشاد فرمایا۔

خطبۂ صدارت اعلیحضرت تاجدار رامپور

بموقع جلسہ مدرستہ الواعظین لکھنؤ

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ آج مجھے ایسی درسگاہ کے جلسہ سالانہ کی صدارت کا شرف حاصل ہو رہا ہے جسکی اس زمانہ میں جبکہ باب علم مسدود ہے۔ اور حجت خدا پردۂ خفا میں ہے اہل اسلام کو عموماً اور مذہب شیعہ کو خصوصاً سخت ضرورت تھی بڑے حیف کی بات ہے کہ دیگر مذاہب اپنے اعتقادات کی ترویج میں ہمہ تن سرگرم ہوں اور مذہب اہل بیت اطہار و ائمہ ابرار کی اشاعت کا کوئی مرکز نہ ہو خصوصاً اس نازک وقت میں جبکہ لامذہبی اور الحاد کا زور ہے۔ اور مذہب وا ثبت ہیبت ذلیل ہو رہا ہے خدا بہت معزز دوست مہاراجہ صاحب محمود آباد اور قبلہ و کعبہ جناب مجتہد العصر والزمان مولانا سید نجم الحسن صاحب کو جزائے خیر دے اور ترقی درجات دنیا و آخرت عطا فرمائے۔ جنھوں نے یہاں

موقعہ پر جس میں ایسی درسگاہ کی سخت ضرورت تھی۔ اس کار خیر کی بنا ڈالی اور اس قلیل مدت میں اوسکے برکات کو عالم میں پھیلا دیا۔ محدود سرمایہ اور محدود وقت میں جو کچھ بھی کام ہوا اوس کی نظیر اگر محال و نایاب نہیں تو وہ دشوار دستیاب ضرور ہے۔ مدرسہ کی عظیم الشان عمارت۔ دار العلوم کا تقرر۔ کتب خانہ کا وجود۔ انگریزی و اردو دو پرچوں کی اشاعت وغیرہ وغیرہ باواز بلند شہادت دے رہے ہیں کہ اوسکے منتظم نے خلوص سے تائید الٰہی کو اپنا شامل حال کر لیا ہے۔ مجھے اس مدرسہ اور اوسکے کار تبلیغ سے بیحد دلچسپی ہے ذاتی دلچسپی کے علاوہ اوسکے معزز بانی کی محبت اور محترم متولی کی ارادت اپنی تربیت منظفیسی سے مجھے یہان کھینچ لائی ہے انشاء اللہ میں ہمیشہ اس درسگاہ کا معاون رہونگا۔ گو یہ اس قدر دشوار کام ہے جو صرف چند افراد کی امداد سے چل نہیں سکتا جبتک کہ تمام قوم متوجہ ہو۔

شمال کے طور پر دیگر اقوام کے تبلیغی کارنامے کافی ہیں ہنود نے اگرچہ قائم دوسرے بہت تو ضرور ہو گیا ہے۔ بلکہ ابتدا شرافت سے کام وہ وہاں عالم کو شہر میں بھی کرنے لگا ہے لیکن اب اس کی کافی آبیاری کرکے اوس کو پرانہ برگ و بار و صدا بہار رہنا قوم کا کام ہے دیکھیں باب مدینۃ العلم کے پیرو کیا کرتے ہیں اور کس قدر محبت مذہب کا ثبوت دیتے ہیں۔"

اختتام خطبہ صدارت پر بندگان اقدس و اعلیٰ کی جانب سے باکرام دوسو روپیہ ماہوار کا مستقل عطیہ مدرسہ کیلئے مرحمت فرمایے جانیکا اعلان فرمایا گیا جبپر تمام حاضرین کی طرف سے باواز بلند مسرت و شکر گزاری کا اظہار ہوا۔ اعلیحضرت بندگان عالی قبل نماز مغرب مدرسہ سے مراجعت فرما ہوئے۔

۲۱- جنوری کو ٹھیک بارہ بجے دن کے اعلیحضرت بندگان عالی متعالی دام اقبالہم و ملکہم معہ حضور پرنور شاہزادہ آفاق نواب سید محمد دام اقبالہم اور شہزادگان عظام و دیگر امرا و عمائد ارکان ریاست کے حضرت جناب مولانا عبد الباری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر حضرت مولانا علیہ الرحمۃ کے جانشین حضرت مولانا قطب میاں عبد الولی صاحب کے یہاں رونق افروز ہوئے اور اپنے شاہانہ کرم بعلما نوازی سے حضرت مولانا دامت برکاتہم کی ضیافت کو شرف قبول فرمایا اور ساڑھے تین گھنٹے سے زائد تشریف فرمائے فرنگی محل رہے اور اپنے تقریر میں بڑی قدر دانی و علم دوستی تمام حضرات علمائے کرام

فرنگی محل اور ارکان خدام الحرمین کی دینی خدمات کا اعتراف فرماتے ہوئے اور اپنی مراجعت کے چند سکنڈ بیشتر زبان فیض ترجمان سے فرمایا کہ مین مدرسہ عالیہ نظامیہ کے لیئے دوسو روپیہ ماہوار کا عطیہ منظور کرتا ہوں اس مرحمت خسروانہ اور مکرمت شاہانہ پر نہایت لطف انگیز مدرسہ کی جانب سے اعلیحضرت بندگان عالی دام ملکہم کا شکریہ گزارش کیا گیا۔ اور جناب محترم مولانا مولوی محمد صبغت اللہ صاحب شہید انصاری مدرس مدرسہ عالیہ نظامیہ نے فی البدیہہ اشعار تشکر عرض کیے جنہیں اعلیحضرت بندگان عالی دام ملکہم نے اظہار پسندیدگی فرمایا۔ اشعار تشکریہ ہیں۔

کیوں شگفتہ نظر آتی ہے ہر اک دل کی کلی — کیوں سماتا نہیں جامے میں ہر اک شیخ و صبی
کیوں ہے افزون جذبات مسرت انکی — مدرسہ ہے رشک فلک کیوں زمین ہے جو ری

کچھ بتاؤ بھی یہ آثار عشرت کیوں ہے
آج ہر دل پہ مسرت کی حکومت کیوں ہے

دل کے ہر قطرہ خون نے دیا اس کا جواب — آکو جوش مسرت میں خبر بھی ہے جناب
آج تشریف یہاں لائے ہیں وہ فیض مآب — جنکے الطاف و مکارم کی نہ حد ہے نہ حساب

منزلت و معرفت و فضل کے جو سنگم ہیں
صاحب تاج بھی ہیں علم کے بھی محرم ہیں

مایہ نازش امت تو اونہی کی ہے ذات — مرحبا اللہ نے کیا کیا دیئے ہیں اونکو صفات
منبع لطف و کرم مجمع خیر و حسنات — مصدر جود و عطا اور سراپا برکات

آج تو یہ ہے کہ یہی بس ہیں سہارا اپنا
تا ابد اپنے سرون پہ رہے سایہ انکا

کون ہے ایسا سلاطین زمانہ میں آج — جسکا احسام ہے سبھی اور دلوں پر بھی ہے راج
جس کو دی ہو کہ اللہ نے ایسی معراج — علم و علما کو دیتے ہیں اپنے تئے خراج

اہل ظاہر انہیں حامد علی خان کہتے ہیں
اہل دل انکو مگر جان جہان کہتے ہیں

شکریہ آپ کی تشریف کا کیونکر ہو ادا — ہم تہی دستوں کے پاس اسکے سوا اور کیا
خیر مقدم نہیں ممکن تو اٹھے دست دعا — کہ شہید اس سے نہیں بڑھ کے جہاں میں تحفہ

حشمت و دولت و اقبال سدا ساتھ رہے
کرم شاہ مدینہ ہو، خدا ساتھ رہے!

آخر وقت اس کرام شاہی کی اطلاع طلباء مدرسہ کو ہو چکی تھی وہ جوش مسرت میں اعلیحضرت بندگان عالی کی موٹر کے پاس حاضر ہو گئے جنکی حاضری کا مقصد اعلیحضرت بندگان عالی کو بتایا گیا اس موقع پر اعلیحضرت نے ازراہ کرم اپنے ان طلباء کو مختصر الفاظ میں اپنے اشفاق کریمانہ سے نصائح فرمائے اور حضور انور کی موٹر روانہ ہوئی اور نعرہ ہائے مسرت کے درمیان روانہ ہوگئی تمام راستہ میں فرنگی محل جگہ جگہ جمع تھے جنکے اعلیحضرت حضور پرنور

دام اقبالہم وملکہم کی اس علم دوستی اور علما نوازی پر دلی تشکر و قدرشناسی و امتنان کا اظہار کرتے ہیں جن میں ناچیز ایڈیٹر دبدبۂ سکندری بھی شامل ہے۔ ایک طرف اعلیحضرت کا مدرسۃ الواعظین کے تبلیغی سالانہ جلسہ کی صدارت کیلئے تشریف لیجانا ایک نہایت اہم تاریخی واقعہ ہے اور پھر ایک ہزار دو سو روپیہ ماہوار کا عطیہ مرحمت فرمانا کوئی معمولی احسان و کرم نہیں ہے اور دوسری طرف مدرسہ عالیہ فرنگی محل کی ضیافت بخوشی قبول فرمانا پھر ایک ہزار دو سو روپیہ ماہوار کا مستقل عطیہ مرحمت فرمانا علم دوستی اور علما نوازی کی ایسی تابناک مثالیں ہیں جن کے لئے اودھ شیعہ سوسائٹی اور سنیوں کی جماعت ہمیشہ ممنون احسان رہیگی۔ دعا ہے کہ خدا تعالے اعلیحضرت غریب پرور و علما نواز دریا دل حکمران کو تا دیر مسند حکمرانی پر بسلامت باکرامت رکھے آمین۔

۱۷ / جنوری کو شام کے وقت ۵ بجے مدرسۃ الواعظین کے صحن میں ایک وسیع شامیانہ کے نیچے جو سالانہ تبلیغی جلسے کے لئے تیار کیا گیا تھا عالیجناب راجہ سید محمد مہدی صاحب بہادر تعلقدار پیر پور کی طرف سے اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم کے اعزاز میں ایک شاندار پارٹی منعقد ہوئی جس میں لکھنؤ کے اکثر معززین و شرفا موجود تھے۔ اعلیحضرت بندگان عالی مع آنریبل مسٹر مہاراجہ صاحب بہادر محمود آباد ٹھیک ۶ بجے رونق افروز ہوئے اور حاضرین سے مصافحے و معانقے فرماتے ہوئے اس مقام پر رونق افروز ہوئے جہاں مخملی آرام کرسیاں ایک بڑی میز کے گرد لگائی گئی تھیں اور میز پر چائے و تکلفات کا سامان نقرئی ظروف میں رکھا ہوا تھا۔ یہاں پارٹی کی عزت افزائی کے لئے اعلیحضرت بندگان عالی دام اقبالہم وملکہم نے چاء وغیرہ نوش فرمائی اور معززین کرام سے بے تکلفانہ گفتگو فرماتے رہے اور نیز مختلف اصحاب سے محبت و اخلاق سے ملاقاتیں فرمائیں۔ اعلیحضرت دام ملکہم ایک گھنٹہ سے زیادہ پارٹی میں رونق افروز رہے اور مغرب کے بعد یہاں سے واپس تشریف لے گئے۔

حضور پرنور شہزادہ آفاق نواب ولیعہد بہادر دام اقبالہم اسوقت کالون اسکول کے ملاحظہ کو تشریف لے گئے تھے۔

اعلیحضرت کیمپ تہارنی میں تشریف فرما ہونگے

شب کو وقت بارہ بجے اعلیحضرت حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم مع تمام ہمراہیان کے بذریعہ اسپیشل ٹرین لکھنؤ سے تشریف فرمائے دار الریاست ہوتے۔ اور ۱۸ / جنوری کو صبح کے سات بجے [illegible] اسپیشل ٹرین رامپور نواب اسٹیشن پر پہنچ گئی اور [illegible]

ہز اکسلنسی سر ہارکورٹ بٹلر صاحب بہادر کی رامپور آمد

۲۲ جنوری کو [illegible] بجے ہز اکسلنسی سر ہارکورٹ بٹلر صاحب بہادر بالقابہ مع ممبران انڈین اسٹیٹس کمیٹی کے یہاں تشریف لائے اور خاص باغ پیلیس میں اعلیحضرت بندگان حضور پرنور دام اقبالہم وملکہم کے مہمان ہوئے۔ [illegible] روز قیام فرما کر ۲۴ تاریخ کو مہمانان والا شان موٹروں کے ذریعہ رامپور سے دہلی تشریف لیگئے۔

شہر کی عام خبریں

عرس شریف قدوۃ السالکین عمدۃ العارفین حضرت جناب مولانا محمد عبد الکریم شاہ صاحب قطب الدارین عرف حضرت ملا فقیر اخوند صاحب صابری چشتی قادری قدوسی رحمۃ اللہ علیہ کا عرس شریف یکم سے تیسری شعبان معظم تک حضرت کی خانقاہ شریف (حلقے والی زیارت شریف) میں جناب محترم مولانا مولوی صوفی غلام باری صاحب صابری چشتی قدوسی سجادہ نشین دامت برکاتہم کے حسن اہتمام سے نہایت خیر و خوبی اور برکت سے ہوا۔ بارش کے باعث ایسے مواقع پر جو خرابی نظم میں ہو جاتی ہے وہ گو یہاں بھی ہوئی لیکن ارباب ذوق کیلئے خانقاہ شریف سے علیحدہ ایک وسیع خیمہ نصب کر دیا گیا تھا جو بارش کے وقت کام میں لایا گیا۔ آخری روز مغرب سے قبل قل ہوا اور بعد نماز مغرب خانقاہ شریف چراغاں کیگئی اور بعد عشا حلقہ ذکر اللہ پر لطف طریقے سے ہوا پھر قریب شب بھر جلسہ سماع منعقد رہا جس میں حضرت اخوند صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے کے خدام مقامی و بیرونجات بکثرت شریک تھے۔ شہر کے اکثر اعیان و شرفا نے حاضری کی سعادت حاصل کی۔ ریاست عالیہ کی طرف سے جو سامان فرش و روشنی وغیرہ مستعار دیا جاتا ہے وہ حسب معمول دیا گیا تھا۔ جناب سجادہ نشین صاحب موصوف کے صاحبزادہ سعید حافظ محمد ظفر میاں صاحب صابری کی تواضع زائرین کیلئے باعث شکرگزاری ہوئی۔ صوفی نبی احمد صاحب صابری جو اس آستانے کے ایک پرانے غلام ہیں توسل میں حسب معمول چادر شریف چڑھانے کی رسم میں کامیاب ہوئے۔

رویت ہلال ۳۰ / رجب مطابق ۲۴ جنوری یوم دوشنبہ کو ابر غلیظ محیط آسمان تھا اسلئے چاند دکھائی نہ دیا ۳۰ رجب کا چاند قرار دیکر یکم شعبان معظم چہارشنبہ ۲۵ جنوری کی قرار پائی۔

تعطیلات۔ بتقریب ولادت باسعادت حضرت سیدنا امام حسین علیہ السلام تیسری شعبان معظم کو جمعہ کے دن اور بتقریب بسنت پنجمی چوتھی شعبان معظم کو ریاست عالیہ میں تعطیلات ہوئیں۔

بارش۔ گزشتہ چہارشنبہ و پنجشنبہ کو خاصی بارش ہوگئی جس سے موسم میں غیر معمولی خنکی پیدا ہوگئی ہے اور آج چار روز سے تو تیز ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ شہر بفضلہ تعالیٰ ہر قسم کے امراض سے پاک و صاف ہے۔

وقائع سیاحت تاجدار افغانستان

۲۳ جنوری کو شہریار افغانستان نے بمقام نیس نزول اجلال فرمایا۔ اسوقت نہایت سخت طوفان باد و باران برپا تھا۔ مگر باوجود اسکے شاہی مہمانوں کا ہزارہا آدمیوں نے نہایت پرتپاک خیر مقدم کیا۔ سڑکوں پر دورویہ صف بستہ فوجیں کھڑی تھیں جب شاہی سواری مجسٹک ہوٹل کو گئی۔ افغانستان کا قومی ترانہ بجایا گیا۔ ہر طرف سے مجمع کثیر صدائے اہلاً و سہلاً و مرحبا بلند کر رہا تھا۔ اور شاہ خانم کی گاڑی پر لوگوں نے پھولوں سے گولہ باری کی۔ جسوقت شاہی مہمان مقام منتون میں سرحد پار ہو کر قلمرو سے فرانس میں داخل ہوئے تو ساحلی صوبہ کے پریفکٹ نے منجانب حکومت فرانس خیر مقدم کیا اور منتون کے میئر صاحب نے ملکۂ افغانستان کی خدمت میں ایک دستۂ گلہا پیش کیا۔

۲۴ جنوری کو شہریار و ملکۂ افغانستان نے صبح کے وقت نیس میں ڈیوک آف کناٹ سے ملاقات فرمائی۔ جو یہاں مقیم ہیں۔ جب ہز مجسٹی انڈن تشریف فرما ہونگے تو وہاں ڈیوک آف کناٹ موجود نہ ہونگے۔ اسلئے اعلیحضرت نے ہز مجسٹی سے نیس ہی میں شرف ملاقات حاصل کر لیا۔

اسکے بعد شہریار و شاہ خانم مانٹی کارلو کی طرف روانہ ہوگئے اور وہاں دربار موناکو کے اعیان دولت کے ساتھ لنچ تناول فرمایا۔ اور شام کے وقت یہ شاہی مہمان پیرس کو تشریف لے گئے۔

۲۵ جنوری کو شہریار و شاہ خانم نے پیرس نزول اجلال فرمایا۔ پریذیڈنٹ دومرگیو اور ارکان کابینۂ وزارت ارکان جماعت سفرا اور اعلی عہدہ داران نے بوا بولونے کے اسٹیشن پر شہریار افغانستان کا گرمجوشی سے خیر مقدم کیا۔ اسٹیشن کے تمام فرش پر سرخ بانات کا فرش بچھایا گیا تھا اور جھنڈیوں، ابیرقوں اور پھولوں سے سجا کر دلھن بنا دیا گیا تھا۔ اسٹیشن کے باہر رسالہ اور پیادہ فوج صف بستہ کھڑی تھی۔ سب سے زیادہ نمایاں حیثیت افغانی پرچم کی تھی۔ جون ہی گاڑی اسٹیشن میں داخل ہوئی افغانستان کا قومی ترانہ چھیڑ دیا گیا جس نے فضا میں سحر کن ترنم پیدا کر دیا۔ شاہ غازی اور پریذیڈنٹ نے مصافحہ کیا۔ شاہ خانم کی خدمت میں ایک نہایت نفیس دستۂ گل پیش کیا گیا۔ پریذیڈنٹ دومرگیو نے اپنا بازو پیش کیا جس کے سہارے ملکۂ افغانستان موٹر کار تک پہونچیں۔ بعدہ شاہ افغانستان و پریذیڈنٹ دومرگیو کار میں اور ملکۂ افغانستان اور مادام پریذیڈان دومرگ دوسری کار میں بجانب قصر حکومت روانہ ہوئے۔

اسی محل میں شاہی مہمان اقامت گزین ہونگے۔ اسکے بعد پریذیڈنٹ دومرگیو شاہی مہمانوں سے رخصت ہو کر چلے گئے اور مہمانوں نے اپنے پرائیویٹ کمروں میں خاصہ تناول فرمایا۔

قصر الیسی میں پریذیڈنٹ دومرگیو سے تقریباً نصف گھنٹہ تک سلسلۂ کلام جاری رہا بعد ازان شہریار غازی و شاہ خانم و پریذیڈنٹ دومرگیو ہوٹل دی ویلی کو تشریف لے گئے جہاں مہمانوں کا منجانب شہر پیرس نہایت پرخلوص اور پرتپاک خیر مقدم کیا گیا۔

عمارت پر افغانی جھنڈا لہرا رہا تھا۔ جسوقت بادشاہ قصر میں داخل ہوئے تو جمہوری گارڈ نے جو قصر سے باہر صف بستہ تھا بگل بجا کر تشریف آوری کا اعلان کیا۔ قصر کے خوبصورت اور آراستہ و پیراستہ وسیع ایوانوں میں عجیب پر لطف منظر پیش نظر تھا۔ جہاں بلدیۂ پیرس کے مہمانوں سے جنٹلمین دار الاعیان اور دار المبعوثین کے پریذیڈنٹ صاحبان، ارکان حکومت، اعیان و معززین وغیرہ شامل تھے سب نے نعرہ ہائے مسرت سے مہمانان عزیز کا خیر مقدم کیا، اور فوجی بینڈ نے افغانستان کا قومی ترانہ بجا کر خوب سامعہ نوازی کی، میونسپل کونسل کے پریذیڈنٹ مسیو ریفلٹ وغیرہ نے تقریریں کر کے خیر مقدم کیا۔ اور بادشاہ غازی کی اون مساعی جمیلہ کی ستایش کی جن سے کام لیکر وہ سرزمین افغانستان کو نئے راستہ پر لگا رہے ہیں شہریار غازی نے جواباً فرمایا کہ دوستی و مودت کی جو شان پیرس اس سے پیشتر ہی پیش کر چکا ہے۔ انھوں نے اونکے اور ملکہ کے دلوں میں جگہ کر لی ہے اور جب وہ اپنے دور دراز ملک میں واپس جائینگے تو اونکی گہری یاد اون کے دلوں میں قائم رہیگی۔ نیز فرمایا کہ دول فرانس و افغانستان کے باہمی تعلقات اگرچہ ابھی نئے ہیں مگر نہایت پرخلوص اور وسیع ہیں۔ یہ تعلقات اپنی ذاتی دلآویزی کے علاوہ میرے نزدیک قوم افغان کے مستقبل کے لئے ایک بہترین ضمانت ہیں۔ ایسے بین الاقوامی تعلقات جنکی بنیاد دماغی ہمدردیوں پر قائم ہو وہ نہایت پائدار ہوتے ہیں۔ اس زمانہ میں افغانستان کے اندر ایک زبردست انقلاب رونما ہو گیا ہے اور اب قوم افغان اس امر کی حتی المقدور جد و جہد کوشش کر رہی ہے کہ وہ خود کو عہد جدید کی معاشرت کے مطابق بنائے۔ اسی مقصد کی تکمیل تھی جس نے افغانیوں کو فرانسیسی قوم کی طرف مائل کیا۔ حکومت افغانستان اور افغان قوم فرانس سے اپنی دوستی کا ثبوت دیتے ہی چلے ہیں اور اب اونکی سرتاپا خواہش ہے کہ باہمی اعتماد کی خاطر دونوں قوموں میں دماغی اور ثقافتی تعلقات جاری رہیں بلکہ اون کو ترقی دیجائے۔

ورود پیرس کی یادگار قائم رکھنے کی غرض سے شہریار و ملکہ

افغانستان کی خدمت مین سطح قرطاس پیش کیا گیا جس پر مدعوین نے دستخط ثبت فرمائے ہیں۔ ایوان بلدیہ کے پریزیڈنٹ نے بادشاہ کی خدمت مین ایک طلائی تحفہ پیش کیا اور منجانب شہر پیرس ایک خوبصورت صندوق بڑا ایشکار رکھنے کی ایسے پیش مین رکھ کر دیا گیا جس پر مجلس کا سرکندہ تھا۔ ملکۂ افغانستان کی خدمت مین ایک خوبصورت گھڑی پیش کی گئی۔ اسکے بعد پریزیڈنٹ ودیگر شاہی مہمانون کا جام صحت تجویز کیا۔ شہریار و ملکۂ افغانستان مع حشم و خدم ادسی طرح سے رخصت ہوئے جیسے وہ تشریف لائے تھے۔

۲۶ جنوری کو صبح کے وقت شہریار و ملکۂ افغانستان محراب الظفر کی سیر کو تشریف لے گئے اور وہان مزار سرباز مجہول پر پھولون کی چادر چڑھائی۔ بادشاہ افغانی فوج کی خاکی وردی زیب تن فرمائے ہوئے تھے اور ملکۂ افغانستان قاقم و سنجاب مین ملبوس تھین۔ سیاہ ٹوپی زیب سر تھی جس پر مختلف درخشان جواہرات سے مرصع کاری کی گئی تھی۔ موسیو تین لیو نے بحیثیت جنرل لاشون دی نومبر پیر اور جنرل غورادیادگار کے پیچھے شاہی مہمانون کا خیر مقدم کیا۔ شہریار و ملکۂ افغانستان کے ساتھ ان دونون کی خواہرین اور بیس تیس جنرل و دو بونٹ اور بیشمار حشم خدم موجود تھا۔ ادائے رسوم کے بعد بادشاہ نے موسیو پین لیو سے گفتگو فرمائی۔ بعد ازان شاہی مہمان درسلیر کو بسواری موٹر تشریف لے گئے جہان انھون نے موسیو پیر لو اور دیگر ممتاز اشخاص کے ساتھ خاصہ تناول فرمایا۔ جب وقت شاہی مہمانون نے نزول اجلال فرمایا تو ایک اعزازی فوجی دستہ نے سلامی دی۔

سہ پہر کے وقت جب بادشاہ و ملکۂ افغانستان درسیلز کی سیر کو تشریف لے گئے تو وہان کے خوبصورت اور شاندار فوارے چھوٹنے لگے۔ یہ سحور کن پر ساق منظر دیکھکر بادشاہ غازی بیحد مسرور ہوئے۔ سمجھا جاتا ہے کہ تاجدار افغانستان اپنے یہان ایک جدید شہر بسانے والے ہین جہان دریا کے دائے سوئیل کی وضع کے شاندار چمن زار اور باغات لگینگے۔ بادشاہ "بیت المراۃ" کے بالاخانہ پر عرصہ تک جلوہ کنان رہے اور پارک کی نخلستان سڑکون اور خوابیدون کو دیکھ دیکھ کر بہت دیر تک رطب اللسان رہے۔ اسی سیاحت کے دوران مین بادشاہ و ملکہ نے شاہان اور ملکۂ فرانس کے کمرے کی سیر فرمائی اور وہ گیلری بھی دیکھی جہان مختلف محاربات کے تصاویر ہین۔ بعد ازان شاہی مہمان مع حشم خدم جانب پیرس روانہ ہوگئے۔ کیونکہ وہان ۵ بجے افغانی سفارتخانہ مین دربار منعقد ہونیوالا تھا۔

آج تاجدار و ملکۂ افغانستان نے افغانی طلباء کے وفد کو شرف باریابی عطا فرمایا۔ بادشاہ نے طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ خوب محنت و جانفشانی سے کام کرین۔ اور اپنے وطن مین واپس آکر تنظیم و تعمیر افغانستان مین مدد دین۔

شب کو موسیو بریان نے شہریار و ملکۂ افغانستان کو ڈنر دیا جس مین پریزیڈنٹ دومرجیو اور لارڈ کرلو بھی شریک تھے۔ تاجدار افغانستان نے پیرس کے غربا و مساکین کی امداد کے لئے ایک ہزار پونڈ کا شاہی عطیہ مرحمت فرمایا۔

عام جلسۂ اطبا لکھنؤ مین

انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کے زیر اہتمام ۲۶ جنوری ۱۹۲۸ء کو اطبائے شہر لکھنؤ کا ایک عام جلسہ جناب حکیم محمد عبد المعید صاحب سکریٹری انجمن طبیہ صوبجات متحدہ کے دولتخانہ واقع جھوائی ٹولہ مین بصدارت جناب حکیم مظفر حسین صاحب ۴ بجے سہ پہر کو منعقد ہوا۔ مجمع بہت کافی تھا اور اکثر مشاہیر و نامی اطبا شریک تھے۔ حکیم محمد ہادی رضا خان صاحب ماہر سکریٹری تکمیل الطب کالج نے ایک مختصر تقریر کے ساتھ حسب ذیل ریزولیوشن پیش کیا۔

اطبائے شہر لکھنؤ کا یہ جلسہ عام مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات کو دلی رنج و افسوس کے ساتھ محسوس کرتا ہے اور قومی و ملکی طبی خدمات کی قدر کرتا ہوا انکے خلف الرشید حکیم محمد جمیل خان صاحب اور جانشین حکیم محمد احمد خان صاحب کیساتھ اپنی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور توقع رکھتا ہے کہ یہ دونون حضرات انکے کامون اور آدرشون کو بدستور جاری رکھینگے۔ جناب حکیم سید علی صاحب آشفتہ شاگرد رشید جناب مسیح الملک مرحوم نے حسب فرمائش جناب حکیم محمد عبد المعید صاحب سکریٹری انجمن طبیہ صوبجات متحدہ باجازت صدر اپنے استاد کے مرثیہ مین چند اشعار پڑھکر سنائے جن سے سامعین کمال متاثر ہوئے۔

عرفات کا نیا راستہ

مکۂ معظمہ اور عرفات کے درمیان صرف ابتک ایک راستہ آمد و رفت کا تھا جب سے موٹرین چلنی شروع ہوئی ہین آنے جانے والون کی تکلیفین بہت بڑھ گئین۔ موٹر اور اونٹ دونون ساتھ سوار یا گھوڑے بھی تھین۔ اب مکۂ معظمہ سے عرفات تک بغرض سہولت ایک دوسرا راستہ تیار کیا گیا ہے جو اونٹون کے لئے ہوگا۔

خلاصہ خبرین

انتقال نہایت افسوس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے مشہور بزرگ جناب مفتی محمد سعید الغنی صاحب جو منگلور ضلع سہارنپور کے مشہور بزرگ اور صاحب طریقت اور رئیس اعظم تھے، ۷۰ برس کی عمر میں اپنے وطن میں انتقال ہو گیا۔

صاحبزادہ آفتاب احمد خان سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی پر فالج کا شدید حملہ ہوا ہے اور آپ سخت علیل ہیں۔

وائسرائے بہادر بالقابہم کے دورہ کی اطلاع مورخہ ۲۹ جنوری مظہر ہے کہ ہز ایکسلنسی نے جودھپور کی افواج کا معائنہ فرمایا۔ ہز ہائینس مہاراجہ صاحب جودھپور خود پریڈ کمانڈ کر رہے تھے۔ ہز ہائینس کے دو صاحبزادگان جنکا سن ۱۴ اور ۹ سال کا ہے جودھپور کے سواروں کی وردی میں تھے اور انکو ہز ایکسلنسی اور تماشائی نہایت ہی پسندیدہ نگاہوں سے دیکھ کر خوش ہو رہے تھے

مہارانی صاحبہ کوچ بہار کی حالت اب بہت کچھ روبصحت ہے جو لندن میں بیان کیا گیا ہے کہ انکا عکس بذریعہ شعاعوں کے ذریعہ سے معائنہ کیا گیا تھا جسکے نتائج معلوم کرنے کیلئے وہ ہنوز صاحب فراش ہیں۔ دوسرا حادثہ یہ ہوا کہ نوجوان مہاراجہ کوچ بہار بھی شکار کھیلتے ہوئے گھوڑے سے گر پڑے غنیمت ہے کہ چوٹ نہیں لگی۔

ہز ایکسلنسی سر الگزینڈر موڈی مین بہادر بالقابہم گورنر صوبجات متحدہ ۲۹ جنوری کی شب میں بذریعہ اسپیشل ٹرین الہ آباد تشریف لیجا رہے تھے اور آج ۳۰ جنوری کی صبح کو وہاں پہونچکر تین روز تک قیام فرمائینگے اور یکم فروری کی صبح کو لکھنؤ واپس تشریف لے آئینگے چونکہ دارالصدر الہ آباد میں ہز ایکسلنسی بالقابہم کا بحیثیت گورنر یہ پہلا داخلہ ہے اسلئے وہ سرکاری حیثیت سے پوری شان و شوکت کے ساتھ ہوگا اور سلامی کی توپیں بھی سر کی جائینگی۔ اور الہ آباد میونسپل بورڈ کی طرف سے خیر مقدم کا ایڈریس بھی پیش ہوگا۔

ڈاکٹر مونجے نے مجلس آئین ساز میں ایک مسودہ قانون پیش کرنیکا نوٹس دیا تھا جسمین ہندوستانی طلبا کیلئے جسمانی ورزش اور [illegible] کی مشق لازمی قرار دیگئی تھی۔ ڈاکٹر مونجے کو اطلاع دیگئی ہے کہ [illegible] مسودہ [illegible] مجلس [illegible] صوبجات متوسط [illegible] پیش کرنیکا نوٹس [illegible] چونکہ [illegible] اجازت [illegible] مجلس [illegible] کیا ہے

[illegible]

جلسہ قادیان کا چندہ صاحب پیسہ اخبار لاہور لکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں احمدی جماعت زیادہ حساس اور سرگرم عمل ہے۔ اور سبب یہ ہے کہ ہمیشہ تو مرید ہی سرگرم ہوتے ہیں وہ ابھی تک ویسی حالت میں ہیں۔ پچھلے دنوں قادیان میں احمدیوں کا سالانہ جلسہ ہوا جس میں انکے امام نے اصلاح قوم کیلئے پچیس لاکھ روپیہ سرمایہ محفوظ کی اپیل کی ہے چونکہ احمدی جماعت بھی بڑے پیمانہ پر نہیں۔ اور مسلمانوں کے پاس روپیہ بھی کم ہوتا ہے۔ تاہم چونکہ ان لوگوں میں مذہبی خلوص اور امام کی پیروی کا خیال نسبتاً زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ سنا گیا ہے کہ اسی جلسہ میں دو لاکھ بیس ہزار روپے کے وعدے ہو گئے۔ تو گویا معلوم ہوا کہ کسی قوم کی دولت ہی پر اسکی فیاضی کا حصر نہیں بلکہ لوگوں کی بیداری اور زندگی پر حصر ہے بیداری ہو تو سب سامان پیدا ہو جاتے ہیں اور کوئی مشکل سامنے نہیں ٹھہر سکتی

ریاستوں کی تحقیقاتی کمیٹی اس کمیٹی کے پریزیڈنٹ سر ہارکورٹ بٹلر تو ہندوستان ہی میں موجود ہیں اس ہفتہ ڈاک کے جہاز میں کمیٹی مذکور کے دونوں ممبر کرنل پیل۔ اور پروفیسر ہولڈسورتھ بھی لنڈن سے ہندوستان ہی میں آگئے۔ اس کمیٹی نے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

تین ماہ میں رپورٹ مکمل سر ہارکورٹ بٹلر سے مہاراجہ صاحب بیکانیر سے دہلی میں ملاقات کی اس کمیٹی کو تین ماہ میں اپنا کام پورا کرنے کی ہدایت ہوئی ہے تاکہ اسکی رپورٹ پر سائمن کمیشن غور کرکے دیسی ریاستوں اور برٹش انڈیا کے تعلق کی بابت اپنی رائے دے سکے۔

آتش فشاں پہاڑوں کا پھٹنا [illegible] ۳۰ جنوری کونارتا کر جیسیل نکاراگوا میں ایک جزیرہ ہے جس میں ادی تیز [illegible] آتش فشاں پہاڑ واقع ہے، جو دیہات اس پہاڑ کے دامن میں واقع ہیں انکے باشندے گھبرا کر بھاگ رہے ہیں۔ کیونکہ آتش فشاں پہاڑ پھٹ پڑا ہے اور زمین سے جو آتشیں مادہ [illegible] میلوں تک [illegible] اور بیس میل تک [illegible] جا کر گر رہی ہے [illegible] جنوری کو [illegible] کا [illegible] کے مشرقی ساحل [illegible] آتش فشاں پہاڑ واقع ہے جسکو [illegible] کیا جاتا تھا [illegible] اب دوبارہ دفعتاً پھوٹ نکلا [illegible]

اس کالے رنگ کی گولی کو صد آفرین کہئے

کیونکہ کہ اس نے لاکھوں ناامیدوں کو امید دلائی۔ لاکھوں خودکشی پر آمادہ ہونیوالوں کو ڈھارس دیا۔ سیکڑوں اجڑے ہوئے اور تاریک گھروں کو آباد و روشن کیا اب لاکھوں مخلوق اسکے دست شفقت سے فیض اٹھا رہے ہیں۔

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ یہ کون ہے؟

یہ مقویات سرتاج عالم آتنک نگرہ گولیاں ہیں جو دیکھنے میں تو کالی ہیں لیکن نصف صدی سے ہندوستان اور غیر ممالک کو سیراب کر رہی ہیں۔

کیفیت۔ بدہضمی۔ خون اور منی کی خرابی کثرت احتلام نامردی۔ پیٹ کی ہر قسم کی شکایت وغیرہ وغیرہ امراض کو دور کرکے اصلی طاقت و توانائی و قوت مردمی بخش کر لاکھوں مریضوں کو خودکشی سے بچایا ہے اور بے اولادوں کو اولاد دیکر اندھیرے گھر کو روشن کیا ہے آپ ضرور ایک دفعہ تجربہ کریں۔ قیمت رفاہ عام کی غرض سے فی ڈبیہ ایک روپیہ پانچ ڈبیہ چار روپیہ علاوہ محصولڈاک۔

طلاء واجی کرن

ایسے مایوس اشخاص جو اپنی جوانی کو اپنے ہاتھوں کی بگاڑ کر کف افسوس مل رہے ہیں اور بالکل نامرد ہوگئے ہوں بہت سے طلاؤں میں بھی پیسہ خرچ کرکے بھی فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں انکو چاہئے کہ اس طلاء کا استعمال کرکے صرف دو ہفتے کے اندر دائمی صحت حاصل کر لیں۔ قیمت فی شیشی نصف تولہ صہ علاوہ محصولڈاک

پتہ

ویدشاستری منی شنکر گووند جی جام نگر کاٹھیاواڑ

کتب خانہ فاروقی ریاست رامپور کی نایاب کتابیں

تواریخ آئینہ تصوف حضرات صوفیائے کرام جملہ سلاسل چاردہ خانوادوں کے تاریخی حالات کو حضرت جناب مخدوم شاہ محمد حسن صاحب صابری چشتی قادری قدوسی رحمۃ اللہ علیہ نے بڑی جانفشانی و تحقیق سے اس کتاب میں جمع کیا ہے اور دنیا کا کوئی سلسلہ درحقیقت اس کے علاوہ نہیں ہوگا۔ ایسی جامع کتاب عصری موجود نہیں ہندوستان کی بڑی بڑی لائبریریوں نے اسکو قدر و عظمت کے ساتھ لیا آپ بھی اسکو منگائیے اور لطف اٹھائیے بڑے سائز کے سفید کاغذ پر اور [illegible] صفحات پر شائع ہوئی ہے قیمت مع محصولڈاک [illegible]

قرابادین کبیر و مجربات شوکتی اس کتاب کو نواب یار محمد خان بہادر رئیس بھوپال نے تالیف کیا ہے جس میں نہایت بیش بہا یونانی دواؤں کے مجرب نسخہ جات درج ہیں جو حضرت انسانی صحت کو [illegible] سکتے ہیں اور ہر گھر میں یہ کتاب ضرور رہنی چاہئے سفید ولایتی کاغذ پر نہایت عمدہ چھپی ہے قیمت مع محصولڈاک للعہ

دسترخوان شوکت بہترین اور عمدہ کھانے پکانے کی ترکیبیں ہیں نہایت ہی ضخیم کتاب [illegible] ہیں اور ہمارے مطبع میں چار بار طبع ہو چکی ہے قیمت عہ

تحفہ رضوی دنیائے ادب میں بہت کم ایسے حضرات گزرے ہیں جو جناب خلد آشیان نواب سید محمد [illegible] بہادر ناظم فردوس مکان سابق فرمانروائے رامپور نور اللہ مرقدہ کی شیرین زبانی اور سحر بیانی سے ناواقف ہوں تحفہ رضوی آپکے کلام بلاغت نظام سے وہ انتخاب ہے جسکا تعلق صرف مناقب اہلبیت کرام خصوصاً سید الشہداء امام العشاق سیدنا امام حسین شہید کربلا علیہ التحیۃ والسلام کی ذات قدسی صفات سے ہے اور جسکو خاکسار فضل حسن صابری ایڈیٹر اخبار دبدبہ سکندری رامپور نے [illegible] عالیجاہ نواب رضا علیخان صاحب بہادر والیٔ ریاست رامپور کے نام نامی سے معنون کیکے [illegible] کاغذ پر طبع کرایا ہے [illegible]

ملنے کا پتہ منیجر اخبار دبدبہ سکندری رامپور یوپی

مطبع حسنی ریاست رامپور میں حسب الارشاد جناب مولوی محمد حسن خان صاحب مرحوم باہتمام فضل حسن صابری ایڈیٹر و منیجر دبدبہ اسٹر چھپا اور منشی محمد میر حسن خان صابری و منشی صابر حسن خان قادری نے مشتہر کیا